رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۳۵

قُلْ إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ ط وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائیں گی الدن دیکھنا | عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَحْمُودًا | میں بھی اک نورانی چہرے پہ ہزار تمیں ہوں

# الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا ۔ الہام حضرت مسیح موعود

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر
اور
باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل
قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے ۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۵)

| جلد ۳ | مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۱۶ء | شنبہ | مطابق ۱۰ رجب ۱۳۳۴ھ | نمبر ۱۱۳ |
|---|---|---|---|---|




## مدینۃ المسیح (علیہ السلام)

۱۔ حضرت خلیفۃ المسیح بفضلہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہیں (۲) حضرت ام المومنین کی طبیعت بخار سے علیل رہی ۔ اب آرام ہے (۳) اہلیہ صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کو بھی نسبتاً آرام ہے ۔

۲۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول باشاء اللہ خوب ترقی پر ہے تعداد طلباء چار سو سے زائد ہے جو اس سے پہلے کبھی نہ ہوئی تھی ۔

۳۔ ۷۔ مئی کو چوہدری فتح محمد صاحب ایم ۔ اے ۔ شیخ عبد الرحمٰن صاحب فاضل مصری ۔ مولانا محمد سرور شاہ صاحب ۔ چٹاگانگ برہمن بڑیہ ۔ کلکتہ سے ہوتے ہوئے واپس آ گئے وہاں خوب تبلیغ ہوئی ۔ ایک مناظرہ بھی ہو گیا ۔ مخالفین نے مخالفت بھی نہایت سخت کی ۔ یہانتک کہ جس مکان میں ہمارے علماء ٹھہرے تھے اُسے ۳ بجے رات کے ظالموں نے آگ لگا دی ۔ اللہ نے خاص فضل سے وقت پر جگا دیا ورنہ چھپر وں اور بانسوں کا مکان مشکل سے بچ سکتا ۔ ان نادانوں کو کیا معلوم کہ جسکے یہ غلام ہیں اسے وحی نازل ہوئی تھی ۔ آگ ہماری غلام بلکہ غلاموں کی بھی غلام ہے ۔ چٹاگانگ والوں نے یہ نشان اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ اس ابراہیم کے متبعین کے لئے نار کیونکر گلزار ہوئی ۔ اور وہ اپنے ارادے میں ناکام رہے ۔ دس منٹ بعد سخت زلزلہ آیا ۔ اور خدا نے تمہارے بتلایا کہ اب تم بھی آرام کی نیند نہیں سو سکتے ۔ مفصل رپورٹ اگلے ہفتے دی جائے گی ۔

۴۔ مبلغین سلسلہ میں سے مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری اور حافظ جمال احمد صاحب دو چار روز کے لئے آئے ہیں حافظ صاحب کو مولوی عبید اللہ و مولوی عنایت اللہ صاحبان کے ساتھ ملاہوں کیطرف جانے کا حکم ہوا ہے ۔

## اخبار احمدیہ

**روحانی بیمار کو مشورہ** ایک شخص نے حضور کی خدمت میں لکھا کہ مجھے تاش اور چوسر کھیلنے کی بد عادت ہے، میں کوشش بھی کرتا ہوں چھوٹتی نہیں ۔ حضور دعا فرماویں ۔ ... ... حضور نے لکھوایا ۔ دعا بھی کرونگا ۔ اگر آپ اپنی دکان کو بدل لیویں اور ایسے محلہ میں ہیں جہاں لوگ آپکے واقف نہوں تو اس عادت کے چھوڑنے میں مدد مل سکتی ہے ۔

**سخت کام سے ڈر** ایک دوست تحریر کرتے ہیں کہ میرے لڑکے کو ایک جگہ سے بدلکر دوسری جگہ لگایا گیا ہے وہاں کام بہت سخت ہے ۔ حضور دعا فرماویں ۔ لکھوایا دعا کرونگا وہ سخت کام بھی کوئی آدمی ہی کرتا ہوگا ۔ سخت کام سے ترقی ہوتی ہے (اس سے ظاہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح اپنے مریدوں میں کسی قسم کا جبن ...

(باہتمام شیخ عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوئے)

**مسائل میں اختلاف کیونکر دور ہو**

مکرم مولوی عبدالواحد صاحب برہمن بڑیہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ خاکسار ایک علاقے میں جو یہاں سے پچاس میل کے فاصلے پر ہے تبلیغ کے لئے گیا۔ لوگوں نے بڑی دلچسپی سے لیکچر سنا۔ اور اس معاملے میں غور کرنے کے وعدے کئے۔ یہاں آج کل جواز و عدم جواز نماز جمعہ فی القریٰ پر جھگڑا شروع ہے۔ مجھ سے بھی سوال ہوا۔ مینے کہا کہ زمانہ مہدی میں یہ چاروں مذہب باقی نہیں رہینگے۔ پس آپ پہلے مہدی آخر زمان کا فیصلہ کر لیجئے پھر سب کچھ آسان ہو جائے گا ٭

**مسیح موعود کو مانکر کیا حاصل کیا؟**

منشی نور محمد صاحب ہیڈ کلرک دفتر سیکرٹری جو حال ہی میں رخصت پر گئے ہیں۔ مقام میرپور سے تحریر کرتے ہیں کہ پھوپھی زاد بھائی سے ملاقات ہوئی۔ اس نے سوال کیا۔ تمہیں سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو کر کیا حاصل ہوا ہے۔ مینے کہا۔ حدیث میں اسلام کی جو تعریف نبی کریم نے فرائی ہے اس تعریف کے مطابق ہمنے اسلام حاصل کیا (۲) وہ ہتھیار ملے۔ جن سے ہم اسلام کی صداقت دوسرے مذاہب پر ثابت کر سکتے ہیں (۳) ایمان کے ساتھ اعمال صالحہ بھی حاصل ہوئے ٭

**ایک مسلمان کے خیالات**

برادرم حسن محمد خان الیسواڑی سے تحریر کرتے ہیں کہ میں ایک کام کے لئے تحصیل تندر بانگیا۔ وہاں ایک مولوی کا تعلیم پر لیکچر تھا۔ میں بھی سننے چلا گیا۔ مولوی صاحب نے بیان کیا۔ کہ قرآن کریم کی نسبت کہنا کہ یہی دنیا کے لئے "خوان ہدیٰ" ہے۔ اس سے تو خدا تعالیٰ کا ظالم اور بے رحم ہونا ثابت ہوتا ہے (خدا رحم کرے اِن نام کے مولویوں پر) اسی طرح اور بہت اسلام پر بہت سے پتھر پھینکتا رہا۔ پھر خاکسار نے بھی اجازت لے کر تقریر کی۔ اور لوگوں کو بتایا کہ بے شک تم اور علوم پڑھو لیکن سب سے پہلے ضروری ہے کہ قرآن کریم پڑھو یہی پھر تمہاری دینی اور دنیاوی فلاح کے لئے کافی ہو جائیگا ٭

**سمندری میں تبلیغ**

مکرم محمد افضل صاحب سمندری سے تحریر کرتے ہیں کہ مولوی نظام الدین مستری عبدالرحمٰن صاحب ٹھیکیدار نالمپوری کے ساتھ یہاں تشریف لائے۔ انہوں نے اڑھائی گھنٹہ وفات مسیح پر تقریر کی۔ یہاں کے مسلمانوں کو توفیق نہ ملی کہ آکر شامل ہوتے۔ ہندو اور سکھ بہت سے آئے تھے۔ بقیہ لیکچر وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود پر کل ہوگا۔

**اطلاع**

منشی گوہر علی صاحب گرداور مبارکپور ضلع ملتان سے لکھتے ہیں کہ اس علاقے کی انجمنوں کو چاہیئے کہ چندہ جو انکے ذمہ ہو وہ ادا کر دیں ٭

**دُعا کیونکر**

منشی دوست محمد صاحب حجانہ اپنے بہت سے ابتلا بتا کر بڑی عاجزی سے دُعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور لکھتے ہیں۔ مگر دُعا کے لئے یہ ضروری ہے کہ دشمنوں کے ساتھ ہو کر اپنے محسن پر پتھر نہ پھینکے جائیں۔ مگر حجانوی صاحب اس سے پرہیز نہیں کرتے۔ اختلاف عقائد الگ بات ہے ٭

**سیالکوٹی مبلغ**

حکیم اللہ دتا صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ چونڈہ لکھتے ہیں۔ مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ یہاں تشریف لائے۔ خطبہ جمعہ میں حضرت مسیح موعود کی نبوت پر دلائل قاطعہ و براہین ساطعہ ثابت کی اور سلسلہ احمدیہ کی ترقی کے لئے کوشش کرنے کی تحریک کی۔ بازار میں ایک وسیع جگہ پر ایک لیکچر بعنوان "صداقت اسلام بمقابلہ دیگر مذاہب" کرایا گیا۔ سامعین کی تعداد دو سو کے قریب تھی۔ بہت اچھا اثر ہوا ٭

**مکتوب دہلی**

حکیم خلیل احمد صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ باوجود مخالفت اور سخت اشتہار بازی کے لوگوں کو حضرت مسیح موعود کی کتابوں کے پڑھنے کا شوق ہو گیا ہے۔ جو کتاب میرے پاس ہوتی ہے۔ میں دیدیتا ہوں۔ اکثر طلبار قیمتاً بھی طلب کرتے ہیں تو انکو پتہ دے دیتا ہوں یا منگوا دیتا ہوں۔ مولوی حشمت اللہ چکڑالوی بہت مخالفت کر رہا۔ مگر جب مقابل پر آیا۔ ذلیل ہوا ٭

**دُعا کی جائے**

ناظرین اخبار الفضل میر سلام اخفان حال سکونت پذیر دہلی اور مولوی محمد دین صاحب سوداگر آہو کے مقدمات کی کامیابی اور مستری عبداللہ ترکھان کے بھتیجے کی صحت کے لئے جو بعارضہ بخار محرقہ بیمار ہے۔ دُعا فرماویں ٭

**حضور کے رؤیاء**

لاہور کے ایک دوست کے خط کے جواب میں حضور نے لکھوایا۔ نکاح انشاء اللہ پڑھا دیا جاوے گا۔ اس خط کے آنے سے پہلے مینے رؤیا میں دیکھا کہ آپکی لڑکی کا رشتہ مبارک ہوا ٭

(۲) ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب ہیڈ ماسٹر ہائی سکول کالا پانی کو لکھوایا۔ کہ رات مینے دیکھا کہ آپ آئے ہیں۔ اس ڈاک میں آپ کا خط آگیا ٭

## مختلف خبریں

**طلبار کا داخلہ۔** چونکہ حسب قواعد جدید پاس کردہ پنجاب یونیورسٹی ایف اے میں داخل ہونیوالے طلبار کے لئے ریاضی اور سائنس لازمی مضمون نہیں ہے۔ (۱۵ مئی کو) داخل ہونیوالے طلبار اسلامیہ کالج لاہور میں علاوہ انگریزی و دیگر السنہ شرقیہ کے تاریخ و فلسفہ بجائے ریاضی و سائنس کے لے سکتے ہیں۔ علاوہ ازیں تھرڈ ایر (بی اے) داخلہ ۱۹ جون کو ہوگا ٭

**اخبار عام۔** پنڈت گوپی ناتھ صاحب کے نئے انتظام کے ماتحت نہ صرف اس پر سے اضافہ ضمانت کا بوجھ اتار دیا گیا ہے۔ بلکہ پہلے پہل جو اس سے ایکہزار روپے کی ضمانت لی گئی تھی۔ وہ بھی نئے انتظام کو قابل اطمینان پاکر گورنمنٹ پنجاب نے واپس کر دی ہے ٭

**بغاوت آئرلینڈ۔** لنڈن ۷ مئی۔ اسوقت تک بغاوت میں ہلاک شدہ ۱۶۰ اسولین باشندے ڈبلن میں دفن کئے جا چکے ہیں۔ مزدوروں کی قلت کی وجہ سے کئی مقتولین بغیر کفن کے کپڑوں۔ چادروں اور کمبلوں میں ہی دفن کئے گئے۔ لمیرگ شہر میں تمام سن فینز نے اپنے اسلحہ جات اور سامان بارود حوالہ کر دیا ہے۔

**آئرلینڈ سے دو ہزار باغی جلاوطن۔** ڈبلن۔ اسوقت دو ہزار اشخاص جلاوطن کئے جا چکے ہیں ٭

**مزید باغیوں کو سزائے موت۔** لنڈن ۹ مئی۔ ڈبلن۔ مزید چار باغی گولیوں سے اُڑا دئے گئے۔ اور ۲۳ قیدیوں کو مختلف المیعاد سزائے قید دیگئی۔ دو شخص بری کئے گئے ٭

**تجارتی جہازوں کے خلاف جنگ۔** لنڈن ۹ مئی۔ سیاٹرک کو بحیرہ اٹلانٹک میں ایک جرمن آبدوز کشتی نے تارپیڈو کیا تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۳ مئی ۱۹۱۶ء

# حضرت خلیفہ اوّل علامہ نور الدین رضی اللہ عنہ کا مذہب

## دربارہ مسئلہ کفر و اسلام و نبوت مسیح موعود

آج کل غیر مبایعین کو جن باتوں میں ہم سے اختلاف ہے، ان میں ایک مسئلہ نبوت مسیح موعود و کفر و اسلام بھی ہے۔ اس کے متعلق حضرت خلیفہ اوّل علامہ نور الدین کے ایک مکتوب کا عکس دیا جاتا ہے جو انہوں نے جولائی ۱۹۰۷ء کو لکھا۔ میں امید کرتا ہوں کہ اس خط کو پڑھ کر غیر مبایعین میں سے شیوۂ اتقا رکھنے والے اصحاب آئندہ کے لئے کم از کم یہ نہ کہا کرینگے کہ مولانا نور الدین بھی ہمارے (غیر مبایعین کے) ہم عقیدہ و ہم خیال تھے۔ بلکہ وہ یقیناً یقیناً وہی عقیدہ رکھتے تھے جو حضرت خلیفہ ثانی خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہٖ کا ہے۔ کیونکہ یہ خط بالکل صاف ہے۔ اور جہاں تک میں دیکھتا ہوں اس میں تاویل کرنے کی گنجائش نہیں۔ پہلے سوالات ملاحظہ ہوں ایک شخص پوچھتا ہے کہ مسیح موعود کے انکار کرنے والے پر کیا فتویٰ ہے۔ اور ساتھ ہی اس کا یہ سوال ہے کیا مسیح موعود اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر برابر ہیں؟ حضرت خلیفہ اوّل نے کیا برجستہ جواب دیا ہے کہ:-

خلاصہ سوالات - کیا مسیح موعود [illegible] اور آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والسلام کا منکر برابر ہیں
لا نبی بعدی کے معنے کیا ہیں - اگر نبی آ سکتا ہے تو ابوبکر وغیرہ نبی کیوں نہیں ہوئے

میاں صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کے سوالات پر فکر کرنے کو تعجب آتا رہا - مجھے معلوم نہیں آپ معتقد ہیں یا غیر معتقد ہیں - پھر آپ کی استعداد کس قدر ہے جوابات ہوں۔ مخاطب کی حیثیت اگر معلوم ہو تو مجیب کو بہت آرام ملتا ہے۔ بہرحال گزارش ہے - آپ کفر و دون کفر کے اقسام معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ آپ نے کفر کے مساوات کا تذکرہ خط میں بہت فرمایا ہے۔ میاں صاحب! رسولوں میں تفاضل تو ضرور ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تلک الرسل فضلنا بعضھم علی بعض۔ ابتدا پارہ تیسرا - جب رسل میں مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپ کے طرز پر نہ ہوگی۔ تو آپ ایسا خیال فرما لیں (۱) موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے صلوات اللہ علیہم اجمعین

(۱) موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس فتوے کا مستحق ہے اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے

اب میں دریافت کرتا ہوں غیر مبایعین اصحاب سے کہ مہربانی فرما کر بتائیں کہ وہ مسیح ابن مریم علیہ السلام کے منکر کو دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں؟ یا دائرہ اسلام کے اندر رکھ کر اسے ایک کفر کا مرتکب قرار دیتے ہیں؟ اگر تو وہ مسیح موسوی کے منکر کو دائرہ اسلام سے باہر سمجھتے ہیں۔ اور اس کے متعلق اتمام حجت اور نام نہ سننے کی بھی قید نہیں لگاتے (چہ جائیکہ باوجود دعوت پہنچ جانے کے بھی کافر نہ کہیں) اور اس سلسلہ کے صاحب شریعت حضرت موسیٰ کو ماننے کے باوجود منکرین مسیح کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دیتے ہیں تو ضرور ہے

کہ سلسلہ محمدی کے صاحب شریعت خاتم حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان کا اقرار کرنے کے باوجود منکرین مسیح محمدی کو بھی دائرہ اسلام کے اندر نہ سمجھیں۔ ہاں یہ درست ہے کہ ایک شخص مثلاً خدا ہی کو نہیں مانتا۔ اور ایک شخص خدا اور ملائکہ کو مانتا ہے مگر نبیوں کو نہیں مانتا۔ اور ایک شخص نبیوں میں سے بعض نبیوں کو نہیں مانتا۔ اور ایک شخص اور سب رسولوں کا قائل ہے صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتا تو گو یہ بلحاظ دائرہ اسلام سے خارج ہونے کے ایک ہی گروہ میں داخل ہیں مگر اس میں کچھ شک نہیں کہ صرف نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا انکار کرنیوالا اس شخص سے ہمارے زیادہ قریب ہے جو خدا ہی کو نہیں مانتا یہ کفر دون کفر ہے۔ اور اسکے ہم قائل ہیں نہ اب سے بلکہ ابتدار سے۔ چنانچہ تشحیذ ماہ اپریل ۱۹۱۲ء میں جو سب سے پہلا مضمون حضرت خلیفہ کا "مسلمان وہی ہے جو سب ماموروں کو مانے" شایع ہوا ہے۔ اس میں صفحہ ۱۳۱ پر درج ہے کہ "ہم یہ کیسے کہتے ہیں کہ ہمارے مخالف کافر بالمسیح ہیں۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ وہ کافر بالماموریں" پھر منشی دوست محمد صاحب حجانہ کو آپنے لکھ کر دیا تھا کہ حضرت مرزا صاحب کو نہ ماننے والے کافر بالمسیح ہیں۔ کافر بالمحمد نہیں۔ اور اس کا عکس پیغام میں چھپ چکا ہے۔ مگر اس سے یہ سمجھنا نادانی اور غلطی ہے کہ مسیح موعود کے منکرین تو دائرہ اسلام کے اندر ہیں۔ اور دوسرے انبیاء کے منکر دائرہ اسلام سے خارج ہو جائیں۔ حضرت خلیفہ اول اس مسئلہ کو اسطرح پر حل فرماتے ہیں :-

اللہ تعالے فرماتا ہے۔ تلك الرسل فضلنا بعضہم علی بعض۔ ابتدا پارہ تیسرا۔ جب رسل میں مساوات نہ رہی تو ان کے انکار کی مساوات بھی آپکے طرز پر نہ ہوگی اس فقرہ میں آپنے سمجھایا ہے کہ جب رسل کے مراتب میں مساوات نہیں تو انکار کے گناہ میں بھی مساوات نہیں۔ مگر باایں ہمہ وہ انکار دائرہ اسلام سے خارج کر دینے والا ہے۔ چنانچہ اسکو یہ لکھکر کر موسیٰ علیہ السلام کے مسیح کا منکر جس نہ ہونے کا مستحق ہے۔ اس سے بڑھ کر خاتم الانبیاء کے مسیح کا منکر ہے۔ صاف فرما دیا۔

مبالغہ۔ اللہ تعالے مومنوں کی طرف سے ارشاد فرماتا ہے کہ انکا قول ہوتا ہے
لانفرق بین احد من رسلہ ۔ اور آپنے بلا وجہ یہ تفرقہ
نکالا ہے کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہوسکتا ہے اور غیر صاحب شرع
کا کافر نہیں ۔ مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوئی
نیز بعض ہی خلفاء کے منکر پر بھی کفر کا فتویٰ قرآن مجید میں موجود ہے
آیۃ خلافت جو سورہ نور میں ہے اسمیں ارشاد الٰہی ہے
ومن کفر بعد ذلک فاولٰئک ہم الفاسقون ۔ اور فاسق کو
اللہ تعالے نے مومن کے بالمقابل رکھا ہے ارشاد ہے
افمن کان مومنا کمن کان فاسقا ۔
بلکہ اللہ تعالے اور اسکے رسولوں میں تفرقہ کرنیکو قرآن کریم
کافر فرماتا ہے ارشاد ہے [illegible]
یفرقون بین اللہ و رسلہ ... اولئک ہم الکافرون حقا
بیان تفرقہ بین اللہ و بین الرسل سے بھی کفر
قرار دیتا ہے

۴- پھر آپنے یہ تحریر فرمایا کہ "اللہ تعالیٰ مومنوں کیطرف سے ارشاد فرماتا ہو کہ ان کا قول ہوتا ہے لانفرق بین احد من رسلہ۔ اور آپنے بلا وجہ یہ تفرقہ نکالا کہ صاحب شریعت کا منکر کافر ہوسکتا ہے۔ اور غیر صاحب شرع کا کافر نہیں۔ مجھے اس تفرقہ کی وجہ معلوم نہیں ہوتی" اس مسئلہ کو اور بھی واضح کیا ہے کہ بلحاظ دائرہ اسلام سے خارج اور کافر کر دینے کے

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسیح موعود کے کفر میں کچھ فرق نہیں۔ بلکہ جیسا کہ حضرت اقدس نے حقیقۃ الوحی میں لکھا ہے۔ دونو قسم کے کفر ایک ہی قسم میں۔ کیونکہ مومنوں کا قول ہے۔ لا نفرق بین احد من رسلہ ۔ پھر آپ نے ایک اور رنگ میں بھی اس کا جواب دیا ہے کہ تم مسیح موعود کو خلیفہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا سمجھتے ہو۔ اور اسوجہ سے ان کے انکار کو کفر نہیں سمجھتے۔ مگر خلفاء کے انکار کرنے والوں پر بھی کفر کا لفظ آیا ہے۔ اور فاسق دو قسم ہے ایک بمقابلہ مومن ایک اعمال بد والا ؎

۳ - پھر آپ نے یفرقون بین اللہ ورسلہ والی آیت جسمیں نؤمن ببعض ونکفر ببعض پیش کر کے مسیح موعود کے منکرین کے متعلق اپنے عقیدہ کو کھولکر بتایا ہے کہ یہ منکرین اسی زمرے میں داخل ہیں جسمیں دوسرے انبیاء کے منکرین۔

اس کے بعد آپنے نہایت زبردست دلیل دی ہے۔ اسبات پر کہ مسیح موعود کے منکر اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر میں بلحاظ کفر کے کچھ فرق نہیں وہ یہ کہ :-

۴ - جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہیں انہی دلائل و وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑا ہے اگر دلائل کا انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے × × × دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیوں نہیں مانی جاتی ؎

اس عبارت کو خوب غور سے پڑھئے۔ آپ فرماتے ہیں کہ جن جن دلائل و وجوہ سے قرآن کریم کو مانا ہے وہی دلائل و وجوہ مسیح موعود کی صداقت کے لئے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ قرآن کریم کے منکر کو تو دائرہ اسلام سے خارج سمجھیں اور مسیح موعود کے منکر کو دائرہ اسلام کے اندر۔ یہ بالکل غلط ہے پس ضرور ہے دلائل کی مساوات پر ہر دو مدلول مسیح موعود اور قرآن کریم یا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک پوزیشن ایک حیثیت میں سمجھیں۔ میں مکرر غور دلاتا ہوں کہ اس حجت نیرہ و برہان ساطعہ پر غور کیا جائے ؎

اس کے بعد آپنے اس سوال کا جواب دیا ہے کہ باوجود حدیث لا نبی بعدی کے کوئی نبی اُمت محمدیہ میں کیونکر آسکتا ہے

جن دلائل و وجوہ سے ہم لوگ قرآن کریم کو مانتے ہیں
انہی دلائل و وجوہ سے ہمیں مسیح کو ماننا پڑا ہے۔ اگر دلائل کا
انکار کریں تو اسلام ہی جاتا ہے
آپ اس آیت پر غور فرمادیں۔ واذا قیل لہم آمنوا
بما انزل اللہ قالوا نؤمن بما انزل علینا ویکفرون بما وراءہ
وھو الحق مصدقاً لما معہم
دلائل کی مساوات پر مدلول کی مساوات کیوں نہیں مانی جاتی
کیا آپ کے نزدیک مسلم رسل جو صاحب شریعت نہیں انکار کفر نہیں کفر ہے
میرے خیال میں [illegible] اور اگر عقلمند مرزائی ہیں اب مانتے
احکام مساوی ہیں
کفر دونوں کفر ہے قائم ہے
دوسرے سوال کا جواب عرض ہے نازل ہونے والے
عیسیٰ ابن مریم کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے
نبی اللہ فرمایا ہے اور ان انبیاء [illegible] و حیوۃ نبی

آپ فرماتے ہیں :- (۱) لا نکاح الا بولی - لا حسد الا فی اثنین اور بہ قسم احادیث ہیں۔ غور کرو جب یہ نفی عموم نہیں رکھتی ہے تو کیا وجہ ہے۔ لا نبی بعدی میں ایسے احکام سمجھا جائے۔ جیسے پہلی نفی میں تخصیص کر لیتے ہیں ایسے ہی یہاں بھی کریں۔ اور اسکے معنے یہ کرو کہ صاحب شریعت میرے بعد نہیں آئینگے۔ براہ راست نبوت پانیوالے نہیں آئینگے ؎

(۲) اسی سلسلہ میں آپنے خاتم النبیین کے متعلق فرمایا ہے کہ بکسر تا نہیں بفتح تا ہے یہ اشارہ ہے اس بات کی طرف کہ خاتم النبیین کے یہ معنی نہیں۔ کہ نبیوں کا آنا ختم ہوگیا۔ اور اب کوئی نبی نہیں آئیگا ۔

(ب) پھر آپنے حسب زعم مخالف خاتم کے معنے خاتمہ کر دینے والا تسلیم کر کے ایک اور جواب دیا ہے وہ یہ کہ یقتلون النبیین میں بھی النبیین ہے جیسا کہ خاتم النبیین میں النبیین ہے۔ تمام نبیوں کے قتل کا تو کوئی بھی قائل نہیں۔ پس جیسے وہاں بعض نبیوں کا قتل مراد لیتے ہیں ایسے ہی یہاں بھی مراد لیجیئے۔ کہ ایک خاص قسم کے نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں یعنی صاحب شریعت و براہ راست نبیوں کے ۔

(۳) پھر آپنے سوال کی دوسری شق کا جواب دیا ہے کہ حضرت ابوبکر کیوں نبی نہیں ہوئے آپ فرماتے ہیں :-

کہ نازل ہونیوالے عیسیٰ بن مریم کو حضرت نبی کریم نے نبی اللہ فرمایا ہے دوم وحی الٰہی نے نبی فرمایا۔ ابوبکر رضی اللہ عنہ کو نہ حضرت نبی کریم نے نبی فرمایا نہ خدا تعالیٰ نے فرمایا پس یہ سوال خدا سے کیجیئے کیونکہ کسی شخص کو نبی بنانا خدا کے اختیار میں ہے۔ انسان کے اختیار میں نہیں۔ ابوبکر رض کو نبی نہیں کہا گیا۔ اور مسیح موعود کو کہا گیا ۔

الغرض یہ شروع سے آخر تک مدلل و مفصل مکتوب غیر مبایعین کی ہدایت کے لئے کافی ہے کیونکہ یہ اس بزرگ کا اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے جسکی نسبت مولوی محمد علی صاحب نے اپنے ضروری اعلان میں جو عقیدہ بیان کیا ہے اسکے الفاظ کو زیر نظر رکھ کر میں یہ مطالبہ کرنے کا حق رکھتا ہوں کہ آیا وہ جسکی تم نے اپنی روحانی تعلیم کی تکمیل کے لئے بیعت کی تھی وہ جسے تم پاک نفس اور متوکل وجود کہتے ہو وہ جس کا علم و فضل ایسا ہے کہ اسکے سامنے سب کی گردنیں جھک جاتی تھیں وہ جسکے بارے میں تم لکھتے ہو کہ مسیح موعود نورالدین کی شکل میں موجود ہے وہ جسکی نسبت تم اقرار کرتے ہو کہ اس سے مسائل میں اختلاف رکھنا بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی ہے وہ جسکے بارے میں تم نصیحت کرتے ہو کہ اس کے آگے اپنے آپ کو بیجان کی طرح ڈال دینا چاہیئے وہ جسکی نسبت تم نے مسیح موعود کے یہ الفاظ کوٹ کئے ہیں کہ وہ تمام نیکوں اور پاکوں کا فخر اور سب مومنوں کا فخر ہے اور دین کے خادموں کا سردار ہے۔ ہاں وہ جسکی نسبت تم مانتے ہو کہ وہ مسیح موعود کی ہر امر میں ایسی پیروی کرتا ہے جسطرح نبض کی حرکت تنفس کی حرکت کی پیروی کرتی رہتی ہے۔ کیا وہ مبارک وجود بھی ہماری طرح ضال اور مشرک اور غلو کرنیوالا تھا۔ کیونکہ ہمارا بھی عقیدہ ہے۔ جو اس مکتوب میں اس مقدس انسان نے بیان کیا۔ پس تم سوچو کہ ہمیں ضال اور مشرک کہکر تم ضلالت اور غلو اور شرک کا فتوے کس پر دیتے ہو۔ اور پھر تم اپنے اقرار کے مطابق بیعت کے مفہوم کے ساتھ ہنسی کر رہے ہو یا نہیں۔ کیا ہے کوئی تم میں سے سعید روح جو ٹھنڈے دل سے اس پر غور کرے اور ہے کوئی خدا ترس جو آیندہ ہمیں ضال اور غالی کہنے سے پہلے یہ دیکھ لیا کرے کہ ہمارے مسلمہ خلیفۃ المسیح کا بھی یہی مذہب تھا۔ جو مبایعین خلافت ثانیہ کا ہے۔ و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العلمین ۔

جو مرزا کو صاحب ابنہ ہوئیں — اگر آپ الہام کو
مانتے ہیں تو آپ — لا ایمان لمن لا امانۃ لہ —
و لا دین لمن لا عہد لہ — لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب —
لا نکاح الا بولی — لا حسد الا فی اثنین — پر غور فرماویں
کیا یہ نفی آپ کا نفی یک عموم رکھتا ہے — پر غور کرو
اور قرآن کریم میں تو خاتم النبیین بفتح تا ہے
خاتم بکسر تا نہیں — پہلا میاں صاحب — یقتلون النبیین
میں آپ عموم کے قائل ہیں یا تخصیص کے —
کسی شخص کو نبی بنانا خدا کے اختیار میں ہے — انسان کے
اختیار میں نہیں — اگر
ابوبکر کو نبی نہیں کہا گیا اور مسیح موعود کو کہا گیا
مشترک — اس غرض کے سب کچھ ہوگا — مار باقی صحبت
باقی — لہذا الا ہ رجولیات ہے

# مکاتیبِ محمود

حضرت فضل عمر کے تین مکتوب جو حضور نے مختلف اوقات میں لکھوائے ہیں آپ صاحبان کے افادہ کے لئے چھاپتا ہوں ان کی نقل میں نے کر دالی تھی ۔ (ایڈیٹر)

مکرمی سید صاحب

السلام علیکم۔ آپ کا خط ملا۔ اس بات کو معلوم کرکے کہ آپ قادیان تشریف لانا چاہتے ہیں۔ بہت خوشی ہوئی دین کے متعلق بہت سے مسائل زبانی گفتگو سے ہی حل ہو سکتے ہیں کیونکہ ان میں بہت تحقیق اور تدقیق کی ضرورت ہوتی ہے لیکن پھر بھی مختصراً آپ کے دو سوالوں کا جواب لکھواتا ہوں امید ہے کہ آپ جلد سے جلد فرصت کا موقع نکالکر یہاں تشریف لانے کی کوشش فرمائینگے تو امید ہے کہ بہت وضاحت سے ان سوالات پر گفتگو ہو سکتی ہے ۔

**تبتل الی اللہ کا راز** پہلا سوال آپ کا یہ ہے۔ کہ وہ کونسا طریق ہے۔ کہ جس کے ذریعے دنیاوی تفکرات سے منقطع ہو کر طبیعت ہمہ تن خدا تعالے کی عبادت میں مصروف ہو جائے۔ اس سوال کا جواب بہت آسان ہے۔ دو طرح پر یہ بات حاصل ہو سکتی ہے۔ یا تو یہ کہ دنیاوی تفکرات ہی نہ رہیں جب تفکرات نہ رہینگے تو طبیعت میں بھی یک سوئی پیدا ہو جائیگی۔ یا یہ کہ تفکرات کا اثر طبیعت سے زائل ہو جائے تب بھی وہ کسی کام میں روک نہیں ہو سکتے۔ لیکن جیسا کہ اس سوال کا جواب آسان ہے ویسا ہی اس جواب پر عمل کرنا مشکل ہے میں آپ کو ایک مثال سے یہ بات سمجھاتا ہوں۔ ایک بزرگ تھے ان کا ایک شاگرد ان سے رخصت ہونے لگا انہوں نے اس سے پوچھا کہ میاں تمہارے وطن میں بھی شیطان ہوتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ جناب کیا کوئی ایسا ملک بھی ہے جہاں شیطان کا دخل نہیں۔ آپنے فرمایا پھر اس کے حملے سے بچنے کے لئے کیا تدبیر کرتے ہو۔ شاگرد نے جواب دیا کہ جب وہ خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونے سے روکتا ہے تو ہم اسے ڈانٹ دیتے ہیں۔ فرمایا جب پھر متوجہ ہو۔ اور وہ پھر روکے؟ اس نے کہا پھر اس کو ڈانٹتے ہیں۔ کہا اگر پھر بھی باز نہ آئے۔ اس نے جواب دیا کہ پھر ڈانٹینگے۔ فرمایا کہ عمر تو سب شیطان کے مقابلہ میں گذر جائیگی۔ خدا تک پہنچنے کا موقعہ کب آئیگا۔ اس پر شاگرد خاموش ہو گیا۔ اور آخر عرض کیا کہ آپ ہی کوئی بات بتائیں فرمایا کہ اگر تم کسی دوست کے ہاں ملنے جاؤ اور اس کے مکان پر ایک کتا حفاظت کے لئے رکھا ہوا ہو اور تم اندر جانے لگو اور وہ پیچھے سے تمکو کاٹنے دوڑے تو تم کیا کرو گے۔ اس نے جواب دیا کہ میں اس کو ہٹاؤنگا آپ نے فرمایا کہ تم جب مڑ کر مکان میں داخل ہونے لگو اور پھر تمہاری ٹانگ پکڑے۔ انہوں نے کہا کہ میں پھر اس کو دھتکارونگا استاد نے کہا کہ اگر پھر بھی وہ اسی طرح کرے شاگرد نے کہا کہ میں پھر مالک مکان کو آواز دونگا کہ تیرا کتا مجھکو تیرے پاس آنے نہیں دیتا۔ فرمایا یہی علاج شیطان کے روکنے کا بھی ہے۔ وہ انسان کو خدا تک پہنچنے میں روک ہوتا ہے۔ اور اسے اپنی طرف متوجہ رکھنے کی کوشش کرتا رہتا ہے۔ اس کا علاج یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کے حضور میں عرض کیا جائے۔ کہ اس کتے سے پیچھا چھڑا دے۔ یہ ایک مثال ہے۔ آپ کے سوال کا بھی ایک حصہ اس سے حل ہو جاتا ہے دنیاوی تفکرات انسان کی طبیعت کو خدا سے پھیرتے رہتے ہیں۔ مگر آپ جانتے ہیں کہ دنیا کی ہر ایک چیز آخر خدا کی ہی مقبوضہ اور مملوکہ ہے جب انسان سچی نیت اور پاک ارادہ کیسا تھ خدا تعالیٰ کے حضور میں گر جائے اور دعا کرے کہ الٰہی میں تو تیری طرف آنا چاہتا ہوں مگر تیری بندگی اور عبادت سے دنیا کی چیزیں اور دنیا کے تفکرات مجھ کو روکتے ہیں تو ضرور خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دیتا ہے۔ کہ وہ تفکرات اس کے راستہ سے ہٹ جاتے ہیں۔ کیا اگر مالک اپنے مملوک کو حکم دیگا۔ تو وہ اس کے قبول کرنے سے کیا انکار کریگا۔ **دوسرا طریق** یہ ہے کہ دنیاوی تفکرات موجود بھی رہیں اور پھر ان کا احساس بھی نہ ہو۔ اس کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ انسان عظمت الٰہی اور جبروت الٰہی کی طرف توجہ رکھے۔ آپنے کبھی دیکھا ہوگا۔ کہ ڈاکٹر ایک درد کا احساس روکنے کے لئے دوسری جگہ پر درد پیدا کر دیتے ہیں اور اس سے دوسری طرف طبیعت متوجہ ہو جاتی ہے اور بیمار شفا پا جاتا ہے۔ رائی کے پلسٹر سینگیاں وغیرہ اسی طرح کے علاج ہیں۔ جب ایک زیادہ تکلیف انسان پر آپڑے تو چھوٹی بھول جاتی ہے۔ جب عقبیٰ کا خیال اور روز حساب کی سختی انسان کے مدنظر رہے تو دنیاوی تفکرات باوجود موجود ہونے کے معدوم ہو جاتے ہیں۔ کسی نے کہا ہے خذہ بالموت حتیٰ یرضیٰ بالحمی۔ موت کی سزا دو کسی کو تو وہ تپ پر راضی ہو جاتا ہے۔ پس جب نفس کو ایک بڑی فکر میں ڈالدیا جائے۔ تو چھوٹے دنیاوی تفکرات اس کی نظروں میں بے حقیقت ہو جاتے ہیں۔ اور اس کی عبادت میں روک نہیں رہتے۔ ہاں ان تمام مراحل کے طے کرنے کے لئے ایسے سامانوں کی ضرورت ہوتی ہے کہ جن کے ذریعے سے ان کا طے کرنا آسان ہو جائے۔ اور جب وہ سامان مہیا نہ ہوں تو پھر بہت لوگ کوشش کرتے ہیں کہ ان مراحل کو طے کریں۔ مگر نہیں کر سکتے۔ وہ سامان خدا کی طرف سے آتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر رحم فرماکے ان کے کام کو آسان کرنے کے لئے وقتاً فوقتاً ایسے بندے بھیجتا رہتا ہے کہ جو اپنے کامل نمونے اور روشن نشانات کے ساتھ خدا تعالیٰ کے جلال کو ایسا ظاہر کر دیتے ہیں۔ کہ اس کے بعد کوئی روک بندے کے راستہ میں باقی نہیں رہتی اور وہ دیوانہ وار خدا تعالیٰ تک پہنچ جاتا ہے یہی وجہ ہے۔ کہ نبیوں اور ماموروں کے زمانہ میں بڑی آسانی سے لوگ خدا تک پہنچ جاتے ہیں۔ مگر دوسرے وقتوں میں چالیس۴۰ چالیس۴۰ سال خلوت میں رہ کر پھر بھی وہ درجہ نہیں پاتے۔ آپ کی طبیعت میں گھبراہٹ اور کرب بالکل مناسب وقت پر پیدا ہوا ہے۔ یہ زمانہ انوار نبوت سے دور ہونے کی وجہ سے بالکل تاریک ہو گیا تھا۔ اور انسان باوجود ہاتھ پاؤں مارنے کے خدا تعالیٰ کے قرب کے حاصل ہونے میں ناکام ہو رہا تھا۔ پس خدا تعالےٰ نے اپنے پاس سے ایک رسی پھینکی ہے کہ جس کو پکڑ کر ڈوبنے والے بچ سکتے ہیں۔ مگر ایک لمبی بات ہے۔ جو اگر آپ یہاں تشریف لائیں تو پھر بیان ہو سکیگی۔

**صوم و صلوٰۃ کی پابندی کیونکر ہو** دوسرا سوال۔ کہ صوم صلوٰۃ کی پابندی میں بعض واقعات کے سبب سے سستی ہو جاتی ہے۔ اس کے لئے

انشاء اللہ تعالیٰ دعا کرونگا لیکن اس کا بھی جواب یہی ہے کہ انسان سوتا وہیں ہے جہاں وہ ہر قسم کا امن سمجھتا ہے۔ جس جگہ پر انسان کو خطرہ ہو۔ کہ ابھی کوئی ڈاکہ پڑنے والا ہے۔ اسے وہاں نیند نہیں آتی یہ سستی بھی معرفت الٰہی کی کمی کا نتیجہ ہوتی ہے آپ کا نام یا آپ کا خط انشاء اللہ تعالیٰ شائع نہ کیا جائیگا۔ والسلام ؛ مرزا محمود احمد ؛

## (۲)

## وہ ہدایات جو برادر نیاز محمد کو لکھکر دیں

السلام علیکم۔ سب سے پہلے تو یہ بات یاد رکھو۔ کہ تم خدا تعالیٰ کو اس وقت تک ہرگز خوش نہیں کر سکتے۔ جب تک اپنے والد کو خوش نہ کرو۔ اگر تم اپنے پچھلے سلوک کا کفارہ نہ کر سکو تب سمجھلو۔ کہ کسی گناہ کی وجہ سے خدا تعالیٰ تم سے ناخوش ہوا ہے۔ باقی رہا دین کا معاملہ اس میں ہی کرو۔ جو خدا تعالیٰ تمہیں سمجھائے۔ لیکن دین کے معاملہ میں بھی درشتی سے پیش آنا اور سخت کلامی کرنی خواہ والد گالی بھی دیوے تب بھی جائز نہیں۔ اگر والد دین کے معاملہ میں زبردستی کرے۔ تب تک اس کو چھوڑ دینا جائز ہے۔ اس وقت اس کے ساتھ رہنا گناہ ہے جس طرح اس سے پہلے الگ رہنا گناہ تھا۔ خدا تعالےٰ سے بہت دعائیں کرو۔ کہ وہ تمہارے ساتھ ہو۔ اور تمہیں بہت سی روحوں کے لئے موجب ہدایت بنادے۔ تبلیغ کرو لیکن نرم الفاظ سے اور فساد سے ہمیشہ بچتے رہو۔ کہ فساد اور تبلیغ دو مختلف چیزیں ہیں۔ اگر کوئی سختی کرے۔ اور گالی دے۔ تو اس کا جواب سختی اور گالی سے مت دو۔ کہ گالی دینے والا اپنے منہ سے اپنی شکست کا اقرار کرتا ہے۔ اگر تم بھی مقابلہ میں گالی دیتے ہو۔ تو اپنی فتح کو اپنے ہاتھ سے شکست بناتے ہو۔ پس اپنے جوش اور اپنی زبان پر قابو رکھو کہ فتح اپنے نفس پر قابو رکھنے کا ہی نام ہے۔ جو شخص اپنے نفس پر فتح پا سکتا ہے۔ اور اپنے جوشوں کو دبا سکتا ہے اس کا مقابلہ کوئی انسان نہیں کر سکتا۔ کوشش کرو۔ کہ وہاں کے کل احمدی ایک سلسلہ میں منسلک ہوں اور ایک جماعت کا رنگ ان میں پیدا ہو۔ اور اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی ان میں جرأت پیدا ہو۔ ان کو بتاؤ کہ ترقی بغیر قربانی کے نہیں ہوتی۔ اور یہ بھی بتاؤ کہ ہماری تعلیم کیا ہے کہ **تم جس گورنمنٹ کے ماتحت رہتے ہو اس کی فرمانبرداری کرنی لازمی ہے۔ خواہ وہ کیسی ہی ہو۔ اس کی بغاوت کرنی جائز نہیں** حضرت صاحب کی کتب پڑھنے پڑھانے میں کامل زور دو۔ اور احمدیوں کو احمدیت سے واقف کرو۔ تا ان کے اندر جرأت پیدا ہو۔ جب کسی سے بات کرو۔ سوچ کر سمجھ کر آہستگی سے کرو۔ اور اعتراض سے گھبراؤ نہیں۔ کہ اعتراضات سے علم وسیع ہوتا ہے۔ قادیان آنے کی خود بھی کوشش کرو۔ اور دوسروں کو بھی اس طرف لانے کی کوشش کرو جب بھی فرصت ہو۔ دعاؤں پر زور دو اور خدا پر توکل رکھو۔ خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور اگر ہوسکے تو کبھی کبھی خط بھی لکھتے رہا کرو۔ اور اپنے خیالات سے آگاہ کرتے رہا کرو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہارا محافظ ہو۔ والسلام۔ خاکسار مرزا محمود احمد

## (۳)

مکرمی مولوی صاحب! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

قرآن کریم میں بیماری سے بچنے کا ایک عجیب گر بتایا ہے ہر بیماری کے لئے مفید ہے خواہ جسمانی ہو خواہ روحانی۔ یورپ آج اس گر کو دیکھ کر حیران ہے اور پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ بہترین علاج ہے۔ بیسیوں کتب اس پر لکھی گئی ہیں کچھ میرے پاس موجود ہیں وہ گر کیا ہے؟ لا تیئسوا من روح اللہ ناامید نہ ہووے اور گھبرائے نہیں یقین رکھے کہ خدا کی رحمت میرے ساتھ ہے۔ بیماری میرا کچھ بگاڑ نہیں سکتی میرا دل اسکے اثر سے متاثر نہیں ہوتا۔ یورپ والوں نے اس کا نام دل باور رکھا ہے۔ اس کا نام اسلام روح اللہ سے امید رکھنا ہے۔ آیات اللہ ہر جگہ ہیں۔ وفی انفسکم افلا تبصرون۔ اور انسان کے نفس کے اندر ہی بیماری کا علاج ہے۔ مجھے اسقدر بیماریاں ہیں آپ سنیں تو حیران ہو جائینگے۔ آپ کی بیماری انہیں سے ایک ہے مگر انکی تکلیف اسقدر نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کے فضل پر اسقدر بھروسہ ہے کہ کبھی دل گھبراتا نہیں اسلئے تکلیف بھی نہیں ہوتی آپ بھی اس نسخہ کو آزمادیں اگر بیماری بالکل ہٹ نہ جاوے تو کم ضرور ہوجائیگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ فرصت نہیں ورنہ اس آیت سے مفصل نسخہ نکال کر آپکو بتاتا فی الحال آپ خود غور فرمادیں؛ خاکسار مرزا محمود احمد

# فتاوی احمدیہ

## از حضرت خلیفہ ثانی

### نابالغ لڑکی کا نکاح

جو نکاح لڑکی کی نابالغی کی حالت میں باپ پڑھاتا ہے۔ بالغ ہوکر لڑکی اس نکاح سے انکار نہیں کرسکتی۔ ہاں اگر کسی اور نے پڑھایا ہو۔ تو انکار کرسکتی ہے ؛

### جنازہ کس صورت میں جائز ہے

ایک سوال (قیامت کے دن بچے ماں باپ کو ملینگے یا نہیں) کے جواب میں لکھوایا۔ ملنا کیا۔ ملنا تو چھوٹی بات ہے۔ قرآن شریف میں تو آیا ہے۔ کہ بچے ماں باپ کے پاس رکھے جائینگے

### نکاح میں لڑکی کی بھی اجازت لیلو

ایک خط کے جواب میں لکھوایا۔ لڑکی کی اجازت کے بغیر کوئی نکاح نہیں ہوسکتا۔ اگر لڑکی انکار کرے تو کوئی نکاح نہیں۔ مرد اگر ولیمہ کی دعوت کرے تو کھانی جائز ہے۔ اور اگر لڑکی کی طرف سے ہو تو جائز نہیں ؛

### العین حق

ایک سائل کے جواب میں کہ نظر کوئی چیز ہے یا نہیں۔ لکھوایا۔ انسان کی نظر میں ضرور اثر ہے۔ اور احادیث سے بھی ثابت ہے۔ اور اس کا علاج دعا ہے۔ طبی طور سے بھی ثابت ہے کہ نظر میں ایک طاقت ہوتی ہے ؛

### سود کی ملازمت کس صورت میں جائز ہے

جس ملازمت میں سود کی تحریک کرنی پڑے وہ ناجائز ہے۔ کلرکی اور حساب رکھنا بہ تسلسل ملازمت جائز۔

. . . . . . . . . . . .

### شراب والی دوکان خالی کرالو۔

ایک شخص نے دریافت کیا کہ میں نے اپنی دکان کرایہ پر دی ہے۔ جس میں کرایہ دار نے شراب فروشی کا کام شروع کیا ہوا ہے۔ اس کا کرایہ میرے لئے حرام ہے یا حلال۔ فرمایا دکان خالی کرالو ؛

### ثالث مقرر کرنا

ایک دوست نے بحث پر ثالث مقرر کرنے کی اجازت چاہی تھی اسے جواب لکھوایا کہ ثالث ہونا طریق انبیاء کے خلاف ہے۔ اس لئے میں اسے منظور نہیں کرسکتا ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

# خطبہ جمعہ

## فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ

(مورخہ ۵ مئی ۱۹۱۶ء)

الٓمّٓ ۔ ذٰلِکَ الْکِتٰبُ لَا رَیْبَ فِیْہِ ھُدًی لِّلْمُتَّقِیْنَ ۔ الَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ ۔

قرآن کریم کی پہلی سورۃ کے پہلے رکوع میں اللہ تعالیٰ نے مومنوں کی کچھ نشانیاں بتائی ہیں۔ ان علامتوں میں سے جو مومنوں کی اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہیں۔ ایک علامت پر میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ وَیُقِیْمُوْنَ الصَّلٰوۃَ ۔ یعنی وہ اقامت الصلوٰۃ کرتے ہیں۔ یصلون نہیں فرمایا۔ یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے۔ قرآن کریم کا کوئی لفظ لغو نہیں۔ کوئی لفظ قافیہ بندی کے لئے نہیں آتا۔ جب خود صلوٰۃ کے لفظ سے ہی یہ مضمون ادا ہو سکتا ہے تو قرآن شریف جو اختصار کا سب سے زیادہ خیال رکھتا ہے۔ اس نے یقیمون الصلوٰۃ کیوں رکھا۔ یہ ایک سوال ہوتا ہے۔ ایک ایسا شخص جس نے قرآن کریم پر غور کیا ہو وہ بہت آسانی سے جواب دیگا۔ کہ آخر خدا نے کوئی لفظ تو رکھنا ہی تھا۔ یہی رکھ دیا۔ لیکن وہ شخص جس نے قرآن کریم پر غور کیا اور تدبر اور امعان سے اسکو دیکھا ہو وہ یہ نہیں کہہ سکتا اُسے اقرار کرنا پڑے گا کہ اس لفظ کے رکھنے میں کوئی حکمت ہے ورنہ وہ کیوں رکھے۔ ایک کیوں نہ رکھ دیا وہ حکمت یہ ہے کہ اسجگہ رکوع میں اصول اعمال اور اصول عقائد کا بیان ہو رہا ہے اور انمیں اسلام کی تعلیم کا نقشہ کھینچ دیا گیا ہے محض یہ نہیں بتایا کہ نماز پڑھنی فرض ہے بلکہ اسلام کا خلاصہ بتایا کہ اسی چیز کا نام اسلام ہے۔ جب فرداً فرداً کوئی بات بیان کی جاتی ہے۔ تو صرف اس کے متعلق بیان کر دیا جاتا ہے لیکن جب اصولاً سب کا خلاصہ بیان کیا جاتا ہے تو ایسے لفظ رکھے جاتے ہیں جو تمام معنوں پر حاوی ہوں جسطرح زکوٰۃ کے لئے بیان ہوا اس کے ہر ایک حصے اور شعبے کو بیان کر دیا۔ اسی طرح نماز کے لئے بھی بیان ہوا ہے ۔

اقامت کے معنے ہوتے ہیں کسی چیز کو اسکی تمام شرائط سے پورا کر دینا۔ اقامت کے معنے کھڑا کرنا ہے۔ اور کھڑا ہونا چستی کی علامت ہے۔ جسطرح بیٹھ جانا سستی کی۔ جبوقت عربی میں اقام الامر کہینگے۔ تو اسکے یہ معنے ہونگے اس نے اس کام کی تمام شرائط پوری کر دی ہیں تو چونکہ یہاں خلاصہ بیان فرمانا شروع کیا۔ اسلئے فرمایا کہ نماز کے لئے جسقدر احتیاط ہو سکتی ہے اس سے کام لیتے ہیں وضو کرتے ہیں تو پورا کرتے ہیں۔ نماز پڑھتے ہیں تو خشوع و خضوع سے پڑھتے ہیں۔ رکوع اور سجود بڑے سکون سے کرتے ہیں۔ ٹھیر ٹھیر کر اسکو ادا کرتے ہیں جو باتیں خواہ قرآن نے انہیں بیان کیا ہو یا احادیث سے ثابت ہوں ان تمام شرائط سے وہ نماز کو ادا کرتے ہیں۔ تب وہ جا کر متقی بنتے ہیں۔ اگر یوں ہی پڑھ لیجاتی ہے۔ تو وہ مصلی ہے۔ اسلئے یقیمون الصلوٰۃ کے ماتحت اسکو ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ وہ متقی کی اس تعریف کے ماتحت اگر جو بیان کیگئی ہے۔ متقی ہو گیا۔ پس ہر ایک مسلم کو چاہیئے کہ وہ اپنی نماز کے متعلق دیکھے کہ وہ اقامت الصلوٰۃ کرتا ہے۔ یا صرف نماز پڑھتا ہے۔ کیونکہ قرآن شریف متقی کی تعریف میں بتاتا ہے کہ وہ اقامت الصلوٰۃ کرتے ہیں۔ پس جو اقامت الصلوٰۃ کرتے ہیں وہی متقی ہیں ۔

اس زمانے میں بہت سے لوگ ہیں جو اقامت الصلوٰۃ کا مقصد نہیں دیکھتے۔ حالانکہ نماز کا مطلب تو یہ تھا کہ وہ خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ ہو وہ غور کریں کہ کون کون ایسی باتیں ہیں جو اس ہماری نماز کو خدا تعالیٰ تک پہنچنے کا ذریعہ بناتی ہیں۔ اقامت الصلوٰۃ یہی تو ہوتی ہے۔ بہت ہیں جو ہماری جماعت میں سستی کرتے ہیں۔ اور بہت ہیں جو مسجد میں نہیں آتے اور بہت ہیں جو وقتوں کے پابند نہیں۔ اور باتوں کا تو ہماری جماعت خدا کے فضل سے بہت خیال رکھتی ہے۔ لیکن ابھی ایک سب سے بڑا نقص ان میں ہے۔ کہ مساجد میں نماز نہیں پڑھتے حالانکہ یہ بھی شرائط اقامت الصلوٰۃ میں داخل ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے اسقدر ضروری قرار دیا ہے کہ فرماتے ہیں میرا دل چاہتا ہے کہ جب صبح یا عشاء کے لئے جماعت کھڑی ہو۔ تو میں کچھ آدمیوں کے سروں پر لکڑی کے گٹھے لیکر ان لوگوں کے گھر چلا جاؤں جو جماعت میں حاضر نہیں ہوتے۔ اور انہیں گھر کے گرد چن کر گھر کو آگ لگا دوں۔ آپ کیسے رحیم۔ کریم۔ نرم مزاج اور شفقت رکھنے والے انسان تھے۔ لیکن جماعت کے چھوڑنے پر اور پھر صبح اور عشاء کی جماعت چھوڑنے پر کہ ایک میں سونے کے وقت ہونے کی وجہ سے نیند غلبہ کئے ہوئے ہوتی ہے۔ اور دوسری میں بھی نیند کا غلبہ ہوتا ہے۔ اور انسان اس حالت میں مجبور ہوتا ہے کہ اس سے دیر ہو جاتی ہے یا جماعت جاتی رہتی ہے یہ سزا تجویز فرمائی ہے۔ لوگ تو کہتے ہیں کہ یہ ان نمازوں (صبح و عشاء) کے لئے تاکید ہے لیکن میرے خیال میں تو آپنے گویا فرمایا ہے کہ ان نمازوں کے جماعت سے پڑھنے کے لئے اسقدر عذاب دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔ حالانکہ انسان یہاں میں مجبور ہوتا ہے تو ان نمازوں کے متعلق کس قدر ضروری اور سخت یہ حکم ہوا جنمیں یہ مجبوری نہیں ہوتی اور یہ تنگیاں نہیں پائی جاتیں۔ اسلئے ان میں حاضر نہ ہونے والا انسان کسقدر سزا کا مستوجب ہے۔ یہ نہیں فرمایا۔ گھر کو آگ لگا دوں۔ بلکہ فرمایا۔ آدمیوں سمیت جلا دوں۔ یہ کلام ایسے انسان کے منہ سے نکلا جو کرم میں۔ رحم میں اور شفقت اور محبت میں سب سے بڑھا ہوا تھا۔ یہ ارشاد بتاتا ہے کہ جماعت سے نماز سخت ضروری ہے۔ اور کسی بات کے متعلق آپنے یہ حکم نہیں فرمایا۔ صرف نماز کے واسطے ہی یہ حکم دیا۔ لیکن باوجود اسکے بہت لوگ ہیں جو گھروں میں ہی نماز پڑھ لیتے ہیں۔ میں نے پیچھے کبھی بیان کیا تھا۔ اور کہا تھا کہ اگر کسی گاؤں میں ایک ہی احمدی ہو۔ اور غیر احمدی اُسے مسجد میں نماز نہ پڑھنے دیتے ہوں۔ اور گرد نزدیک کوئی اور احمدی نہ ہو تو وہ احمدی اپنے بیوی بچوں کو جمع کر کے نماز اپنے گھر میں با جماعت پڑھ لیا کرے تاکہ عادت قائم رہے۔ کیونکہ جب عادت نہ ہو تو انسان موقعہ ملنے کے باوجود بھی پھر اس سے رہ جاتا ہے بعض لوگوں نے اس کا غلط نتیجہ نکال لیا۔ اور سمجھا کہ جماعت میں جانے کی ضرورت ہی نہیں۔ گھر کے بال بچوں اور

بیوی کو کھڑا کیا اور گھر میں ہی نماز پڑھ لی۔ ابھی کل خط آیا ہے جسمیں ایک شخص نے لکھا تھا کہ میں نے جب لوگوں کو مسجد میں نماز کے لئے تاکید کی تو لوگوں نے کہا کہ تمہیں وہ تقریر یاد نہیں رہی جسمیں حضرت نے حکم دیا ہے کہ گھر میں ایک کمرہ بنا لو اور اپنے بیوی بچوں سے ملکر باجماعت نماز پڑھ لیا کرو حالانکہ اس تقریر میں میرا یہ مطلب تھا۔ میں نے تو کہا تھا کہ جہاں صرف ایک ہی احمدی ہو۔ ارد گرد غیر احمدی ہی غیر احمدی ہوں۔ اور اُسے مسجد میں نماز نہ پڑھنے دیتے ہوں۔ تو جماعت کی پابندی کے لئے وہ اپنے بیوی بچوں کو ساتھ کھڑا کر کے جماعت کر لیا کرے۔ میرا ہرگز یہ منشا نہیں کہ جہاں مسجدیں ہونگی۔ اپنی مسجدیں ہوں یا جنگل میں ایک بھی اور احمدی ہو تو وہاں بھی گھر میں ہی نماز پڑھ لو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مسجد میں آنے کو ایسا ضروری قرار دیتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ جو شخص مسجد میں نماز پڑھتا ہے اُسے تم مومن سمجھو۔ گویا مسجد کا آنا اسکے ایمان کی علامت قرار دی ہے۔ پس ہماری جماعت کو چاہیئے کہ کوئی مسجد مقرر کرکے وہاں جمع ہوں۔ اور جہاں کوئی مسجد نہ ہو وہاں کمرہ کرایہ پر لے لیویں اور اسطرح باجماعت نماز ادا کریں۔ ہاں اگر بعض لوگوں کو اپنے دفاتر کے وقتوں اور رخصت نہ ملنے کی وجہ سے یا کوئی ایسی ہی اور مجبوری ہو۔ تو اوقات دفاتر کے علاوہ باقی نمازوں کو جماعت سے آکر پڑھا کریں۔ اور بڑے بڑے شہروں مثلاً لاہور ہے یا امرتسر ہے یا دہلی ہے۔ وہاں چونکہ لوگ ایک دوسرے سے بہت دور دور ہیں تو وہاں یہ ہو سکتا ہے کہ محلے مقرر کر لیں۔ اگر مسجد ہو تو بہت اچھا ورنہ ایک کمرہ کرایہ پر لے کر وہاں اپنے اپنے محلہ میں پڑھ لیا کریں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ایک ایک میل فاصلے پر کے گاؤں میں مسجدیں بنی ہوئی تھیں۔ وہاں انہیں لوگ پڑھ لیا کرتے تھے۔ یہاں قادیان میں تو بہت قریب ہیں۔ میری خواہش ہے۔ کہ اگر یہ درمیان کے مکانات مل جائیں تو بڑی اور چھوٹی مسجد کو ملا کر ایک کر دیا جائے۔ ہاں باہر کی مسجد مناسب موقعہ پر ہے ۔

پس قریب کی مسجدوں میں جہاں پہنچ سکے پہنچے اور اگر انسان کو دفتر کی نوکری کی وجہ سے مجبوری ہے اور وہ نہیں آسکتا۔ تو یہ الگ بات ہے۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ بغیر مجبوری کے کوتاہی نہ کرے۔ میرے نزدیک اس شخص کی نماز جائز نہیں جسکے مکان تک اذان کی آواز جاتی ہو اور وہ جماعت کے لئے مسجد میں حاضر نہیں ہوتا۔ حضرت انس بن مالک کی نسبت آتا ہے کہ وہ بہت بوڑھے ہوگئے تھے پھر بھی وہ جماعت کے لئے پہلے ایک مسجد میں جاتے پھر دوسری میں اسی طرح ہر ایک مسجد میں جاتے۔ اگر جماعتیں ہو چکی ہوتیں۔ اور وقت نماز بھی تنگ ہونے کو ہوتا۔ پھر اکیلے پڑھ لیتے۔ تو صحابہ کے عمل کو دیکھو۔ اور ادھر رسول کریم کے اقوال کو دیکھو۔ آپ نے اسبات پر بہت زور دیا ہے کہ مسجد میں جا کر جماعت سے نماز پڑھا کریں۔ یہ بھی غلط طریق ہے کہ گھر میں تکبیر کی آواز آجاتی ہے اس لئے وہیں اپنے مکان پر یا دوکان کے چبوترے پر نماز پڑھ لی۔ اگر ایسے ہی ہے تو سب ہی اپنے اپنے گھر میں کھڑا ہو جایا کریں۔ امام آئے۔ اور اکیلا مسجد میں نماز پڑھانی شروع کر دے۔ یہ بہت بُرا طریق ہے یہ لوگوں کو غلطی لگی ہے۔ ایک دفعہ صحابہ نے چاہا کہ اپنے مکانات کو جو دور ہیں فروخت کر دیں۔ اور مسجد کے گرد جگہ لیکر مکان بنا لیں تو آپ نے فرمایا۔ تم کوئی قدم نہیں اٹھاتے۔ مگر اسکے لئے ثواب ملتا ہے۔ اس خیال پر ایک صحابی کا یہ طرز عمل تھا کہ وہ جہاں جاتے شہر کے پرلی طرف مسجد سے دور مکان لیتے۔ تاکہ مسجد تک آنے کا ثواب ملے اس میں کوئی شک نہیں کہ انہوں نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا مطلب نہیں سمجھا۔ مگر اس سے یہ پتا لگتا ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اسبات پر کتنا زور دیتے تھے کہ بعض صحابہ نے دُور دُور مکان لینے شروع کر دئے اسی طرح نبی کریم نے صفوں میں آنے کا بھی فرق بتایا ہے۔ پہلی صف کو دوسری پر ترجیح دی ہے اسی طرح فرمایا ہے کہ جو شخص جماعت کے ساتھ مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے جاتا ہے وہ اپنے پہلے قدم کے اُٹھانے سے گناہ مٹاتا ہے۔ اور اس کا دوسرا قدم درجہ بڑھاتا ہے۔ اسیطرح پھر تیسرا گناہ مٹاتا ہے اور چوتھا درجہ بڑھاتا ہے۔ اور اسی طرح پھر ایک گناہ مٹاتا اور دوسرا درجہ بڑھاتا ہے۔ حتےٰ کہ وہ مسجد میں پہنچ جاتا ہے۔ آپ نے مسجد میں آکر باجماعت نماز ادا کرنے کی بڑی بڑی فضیلتیں بیان کی ہیں۔ مسجد کی نماز معمولی چیز نہیں۔ یہ ایک بہت بڑی نیکی ہے۔ جو قومیں مسجدوں کو آباد نہیں کرتیں وہ بڑے بڑے مدارج حاصل نہیں کرتیں مسجد امیر غریب کا امتیاز مٹاتی ہے۔ دونو پہلو بہ پہلو کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر کبھی غریب آگے ہوتا ہے۔ اور امیر پیچھے تو امیر کا سر غریب کے پاؤں سے لگتا ہے۔ اسطرح اُمرا کا تکبر ٹوٹتا ہے۔ اور پھر مساجد میں مسلمانوں کو ایک دوسرے کی حالت دیکھ کر پتہ لگتا ہے کہ وہ کس حالت میں ہیں۔ پھر جب کمزور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا ہے تو اوروں کے ساتھ ملکر اسکی دُعا بھی قبول ہو جاتی ہے تو اس مسئلے میں بڑے بڑے فوائد ہیں۔ اسلام کوئی ایسا حکم نہیں دیتا۔ جو ہماری تکلیف کا باعث ہو۔ اگر وہ کوئی حکم دیتا ہے تو وہ ہمارے فائدے کا ہی دیتا ہے۔ ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اسکے فرمانبردار رہیں۔ یہ حق کا اقرار ہے صداقت کا بیان ہے۔ اور اپنے آپ کو خالق و مالک کے قریب کرنا ہے۔ مساجد کا نام بھی بیت اللہ رکھا ہے۔ رسول اللہ نے فرمایا جو وضوء کرتا ہے۔ اور خدا کے گھروں میں سے کسی گھر میں نماز پڑھتا ہے۔ اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عجیب عجیب طرح سے آپ نے جماعت اور مسجد کی جماعت کی فضیلت بیان کی ہے۔ اس لئے یہاں بھی اللہ تعالیٰ نے یقیمون الصلوٰۃ فرمایا ہے ۔

پس ہماری جماعت کے لوگ محلے تقسیم کر سکتے ہیں۔ جُدا جُدا جگہیں مقرر کر سکتے ہیں۔ اور وہ باقاعدہ باجماعت نماز ادا کریں۔ سوا اسکے کہ کوئی خاص مجبوری ہو۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کوئی کام مالا یطاق سپرد نہیں کیا جاتا ۔

اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو توفیق دے کہ وہ فضیلت جماعت اور مساجد کو سمجھیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہوں۔

(اللھم ربنا آمین)

## معزز ناظرین الفضل

آپ اخبار کے خریدار بڑھانے کی طرف توجہ کریں جب تک کم از کم ۵۰۰ اور خریدار نہ ہوگا۔ الفضل کا خرچ آمد کے برابر نہ ہوگا۔ پس میں اپنے معزز دوستوں سے اپیل کرتا ہوں کہ وہ خاص توجہ کریں ۔ (مینیجر)

## میں احمدی کس طرح ہوا

الحمد للہ ایک دن تھا کہ میں حضرت مرزا صاحب کے دعوے سے بالکل ناواقف تھا۔ اور اگر کبھی وہ گونجتی ہوئی صدا جس نے دنیا کے ہر گوشہ کو متنبہ کر دیا میرے کان تک پہنچتی بھی تو یاران مجلس اسے تمسخر قرار دیتے۔ اگر ایک دم کے لئے متوجہ ہوتا۔ اور ان مولویوں سے جن کو اب میں ایک ادنیٰ احمدی سے بہت کم سمجھتا ہوں۔ اپنی تسکین کے لئے مرزا صاحب کے دعوے کے متعلق پوچھتا مگر ہائے افسوس! وہ محض افترا کہکر میری عارضی تسلی کر دیتے۔ مگر چونکہ میرے دل میں ایک ضرب لگی ہوئی تھی۔ میں نے مطالعہ کتب احمدیہ شروع کیا عجیب کشمکش کا زمانہ تھا۔ میں ہمیشہ نماز عشاء کے بعد گھنٹوں مصلے پر لیٹا رہتا۔ ایک دن نماز کے بعد لیٹا ہی تھا کہ نیند آگئی۔ دیکھتا ہوں کہ ایک بہائی و سنج کا شہر ہے۔ جس میں کچے اور پکے مکانات ہیں۔ عالیشان مساجد بھی ہیں ایک بڑا عالی دروازہ ہے۔ جس پر "کدعہ" لکھا ہوا ہے۔ امتحان انٹرنس پر گوجرانوالہ گیا۔ خوش قسمتی سے انہی دنوں میں قادیان سے میر محمد اسحق صاحب۔ مولانا مولوی سرور شاہ صاحب اور ایک مولوی صاحب گوجرانوالہ تشریف لائے ہوئے تھے باوجود امتحان کے دنوں کے ان صاحبان کے لیکچروں سے مستفید ہوتا رہا۔ اور ایک دن جوالا سنگھ پادری کی بحث بھی سنی تھی اسدن سے میرے دل نے مان لیا کہ قرآن پاک کی تعلیم آج کل بجز احمدیوں کے کسی اور کو حاصل نہیں ہے ٹیچنگز آف اسلام و دیگر کتب احمدیہ کا مطالعہ بعد از فراغت امتحان اچھی طرح سے شروع کیا۔ دل میں کمال شوق احمدیت کا پیدا ہوتا گیا۔ نماز کی حقیقت کے پڑھنے پر میں نے نماز اسی طرح پڑھنی شروع کی جیسا کہ حضرت مرزا صاحب نے فرمایا ہے۔ مجھ کو عجیب لطف آیا۔ اکثر اعتراضات رفع ہوگئے مگر اب بھی جب میں نظر دنیا کی طرف کرتا تو دیکھتا کہ بڑے بڑے مولوی نہیں مانتے بلکہ کفر کا فتویٰ لگا رہے ہیں۔ آخر سبب کیا ہے اسی فکر میں تھا کہ لاہور میڈیکل کالج میں بھائی قاضی محمد منیر صاحب امرتسری سے ملاقات ہوئی۔ ان صاحب سے ذکر کیا۔ انہوں نے اپنا قیمتی وقت خرچ کر کے بہت سے حوالہ دیکر میری تسلی کی۔ آخر الحمد للہ ثم الحمد للہ تو میری مراد کا دن آگیا۔ اور والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا کے مطابق اپنی مراد کو پہنچ گیا۔ اور خلیفہ ثانی سیدنا محمود سے ۲۹ فروری کو بیعت بذریعہ خط حاصل کرکے احمدیت میں داخل ہو گیا ۔ خاکسار سید رشید احمد میڈیکل سٹوڈنٹ

از لاہور

## دعوت الی الخیر

### ماریشس میں اشاعت احمدیت

خدا کے فضل اور رحم کے ماتحت جو کامیابی جناب صوفی غلام محمد صاحب بی اے کو ماریشس میں ہو رہی ہے اس کے متعلق ناظرین کرام وقتاً فوقتاً الفضل کے کالموں سے آگاہ ہوتے رہتے ہیں۔ آج ہم ان کے دو تازہ خطوط کا خلاصہ ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ صوفی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ ۱۱ مارچ ۱۹۱۶ء کی رات کو ایک دوست کے ہاں دعوت تھی۔ جو چند ایک غیر احمدی معہ ایک مولوی کے بھی بلائے گئے تھے۔ نماز عشا پڑھنے کے بعد درس قرآن دیا گیا جس کو سب نے بڑی توجہ اور غور سے سنا۔ رات کو جب میں اپنے مکان پر آگیا۔ اور قریب تھا کہ میں سو جاتا۔ کیونکہ دس بج چکے تھے۔ کہ مجھے آواز آئی۔ میں گھر سے نکلا۔ تو دیکھا کہ چند احمدی بھائی اور کچھ غیر احمدی معہ ان مولوی صاحب کے میرے ملنے کے لئے آئے ہیں۔ خدا کی قدرت یہ وہی مولوی صاحب تھے۔ جنہوں نے صوفی صاحب کی آمد پر بہت مخالفت کی تھی حتیٰ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں بھی برا بھلا کہا تھا۔ صوفی صاحب کو اس نے آکر کہا۔ کہ آج میں نے عداوت اور دشمنی کو نکال کر آپ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا اور آپ کا درس سنا ہے۔ آپ بہت اچھی طرح نماز پڑھتے ہیں صرف بسم اللہ اور آمین جہراً ٹھیک نہیں اس کے متعلق کہا گیا۔ کہ یہ کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ دونوں طرح جائز ہے خواہ کوئی جہراً کہے۔ یا دل میں۔ پھر اس مولوی صاحب نے کہا۔ کہ میں نے آپ کا درس بہت غور سے سنا ہے۔ مجھے کوئی ایسی بات معلوم نہیں ہو سکی۔ جو آپ نے اسلام کے خلاف کہی ہو۔ البتہ یہ بات نہیں سمجھ سکا۔ کہ مرزا صاحب نبی اور رسول کس طرح ہوئے ہیں۔ صوفی صاحب نے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق نہایت وضاحت کے ساتھ بتایا۔ رات کے ایک بجے تک گفتگو ہوتی رہی۔ دوران گفتگو میں اسے یہ بھی کہا گیا۔ کہ آپ نے جس دلیل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو سچا نبی مانا ہے۔ وہ بتائیں اسی سے حضرت مرزا صاحب کی نبوت ثابت کر دی جائیگی۔ لیکن مولوی صاحب موصوف نے کہا۔ کہ میں نے رسول کریم کو بلا دلیل مانا ہے۔ اور کوئی دلیل میرے پاس نہیں ہے اس کے جواب میں کہا گیا۔ کہ آپ کو بے دلیل ماننے کی جب عادت ہے۔ تو حضرت مرزا صاحب کو بھی مان لیجئے۔ قرآن کریم کی آیات سے حضرت مسیح موعود کی نبوت کے متعلق پیش کی گئیں۔ جاتے وقت اس نے کہا کہ۔ میں ان باتوں پر غور کرنے کے بعد کسی نتیجہ پر پہنچ سکونگا۔ اب مجھے صرف مسئلہ نبوت کے متعلق انشراح صدر منظور ہے۔ باقی سب باتیں حل ہو چکی ہیں ؛

جناب صوفی صاحب اپنے اس خط میں تین آدمیوں کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ کہ وہ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے آئے۔ ان کو شرائط بیعت سمجھائی گئیں اور بتایا گیا۔ کہ تمہیں غیر احمدیوں کے پیچھے نماز پڑھنا بالکل ترک کرنا ہوگا۔ اور اپنی مسجد کے ملان کے پیچھے بھی اس وقت تک نماز نہیں پڑھ سکینگے جب تک کہ وہ بھی احمدی نہ ہو جائے۔ شرائط کو سنکر انہوں نے کہا کہ سوچکر جواب دینگے۔ انشاء اللہ جلدی احمدی ہو جائینگے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ صوفی صاحب کی طرز تبلیغ کس رنگ کی ہے۔ اور ان کے ذریعہ جو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہو رہے ہیں۔ کیسے ہونگے ؛

روز بل کی جامع مسجد میں اب پانچوں وقت صوفی صاحب ہی نمازیں پڑھاتے ہیں اور لکھتے ہیں۔ کہ پہلے کی نسبت مسجد کی رونق بہت زیادہ بڑھ گئی ہے۔ الحمد للہ ؛

۲۔ اپریل کو روز بل میں ایک جلسہ کیا گیا۔ ڈیڑھ بجے جلسہ کا انعقاد ہوا۔ دو سو کے قریب حاضری تھی۔ مضافات کے مسلمان بھی شامل جلسہ تھے۔ کئی ایک ہندو اور عیسائی بھی موجود تھے۔ جناب صوفی صاحب نے قرآن شریف کو زندہ کتاب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ نبی اور اسلام کو زندہ مذہب ثابت کیا۔ اور بتایا ۔ کہ دنیا میں صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے

جو اس بات کی امید دلاتا ہے۔ کہ اب بھی انسان خدا کا قرب حاصل کر سکتا ہے۔ قرآن کریم کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے انجمن ترقی اسلام کے اردو اور انگریزی ترجمۃ القرآن کی نسبت بھی لوگوں کو مطلع کیا گیا۔ اور انگریزی پارہ دکھایا بھی گیا۔ لوگ بہت خوش ہوئے۔ اور پڑھنے کا اشتیاق ظاہر کیا۔

جناب صوفی صاحب کی تقریر کے بعد مسٹر نور دیانے جو ایک مخلص اور پرجوش احمدی ہیں۔ فرنچ میں مختصر سی تقریر کی۔ ان کے بعد ایک غیر احمدی نے اٹھکر کہا کہ میں چند دن سے ان احمدی مولوی صاحب کے پیچھے نماز پڑھتا ہوں۔ اور لوگ مجھے منع کرتے ہیں۔ اب میں ایسے لوگوں سے پوچھتا ہوں۔ کہ وہ بتائیں کہ مولوی صاحب نے اپنے لیکچر میں کونسی ایسی بات کہی ہے۔ جو اسلام کے خلاف ہے۔ اصل اسلام تو ان کے پاس ہی ہے اس کے بعد ایک اور صاحب نے کھڑے ہو کر غیر احمدیوں کی اپنی دینی حالت کی کمزوری بتا کر ایک مصلح کی ضرورت بتائی۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق غور و فکر کرنے کی تاکید کی جناب صوفی صاحب تحریر فرماتے ہیں۔ کہ یہ پہلا موقع ہے۔ کہ غیر احمدیوں نے پبلک جلسہ میں علی الاعلان ہماری تائید کی ہے۔ خدا تعالیٰ دن بدن ایسے سامان پیدا کر رہا ہے جو تبلیغ احمدیت کے لئے بہت مفید ثابت ہونگے۔ پانچ اور آدمیوں کی بیعت کی درخواست بھیجتے ہیں۔ جن کے نام ذیل میں درج ہیں (۱) حسین قیامدی صاحب (۲) اہلیہ صاحبہ حسین قیامدی (۳) عبد الرحمٰن صاحب فذکس (۴) حاجی تصدق حسین صاحب (۵) عبداللطیف عبد الرحمٰن

## ایک نہایت لائق استاد احمدی ہو گیا

ماریشس میں مسٹر حسن علی جو انگریزی اور فرنچ خوب جانتے ہیں۔ جناب صوفی صاحب کے پاس آئے اور سلسلہ احمدیہ کے متعلق گفتگو کی۔ ابن مریم اور نبوت مسیح موعود کے متعلق صوفی صاحب نے کھول کھول کر سمجھایا۔ کہنے لگے مسئلہ ختم نبوت نہیں بہت باریک ہے اس طرح یہ مذہب عالمگیر نہیں ہو سکتا۔ صوفی صاحب نے کہا۔ تو پھر آپ کیوں محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت عیسیٰ یحییٰ اور موسیٰ علیہم السلام کو نبی مانتے ہیں۔ بیشک دنیا میں پہلے نبی کو نبوت منوانی مشکل تھی۔ مگر جو نبیوں کے ماننے کے خوگر ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے کوئی مشکل نہیں جیسے نبی کریم کو فرمایا۔ قل ما کنت بدعا من الرسل۔ جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی آپ دلیل دیں وہی ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر دلیل دیں گے۔

مسٹر حسن علی صاحب۔ باوجود اتنی سخت مخالفت اور اپنی بے سروسامانی کے آپ دنیا میں کامیاب ہو گئے آپ کا کچھ بگڑ نہ سکا۔

صوفی صاحب نے کہا یہ دلیل تو یہاں بھی موجود ہے۔ مسیح موعود اکیلے تھے اپنے بیگانے آریہ۔ عیسائی۔ مسلمان۔ دہریہ۔ برہمو غرضیکہ تمام دنیا آپ کی مخالفت میں تھی۔ اور آپ بالکل بے سروسامان تھے۔ لیکن پھر بھی آپ کامیاب ہوئے۔

مسٹر حسن علی۔ اس سے تو سچے ثابت ہو گئے۔ لیکن نبی کریم تو قرآن شریف لائے جیسے اور کوئی نبی بھی نہیں لایا۔

صوفی صاحب۔ بیشک قرآن شریف جیسی زبردست کتاب نبی کریم کے سوا اور کوئی نبی نہیں لایا۔ مگر آپکے قول سے یہ تو ثابت ہو گیا کہ بغیر قرآن لانے کے بھی کوئی شخص نبی ہو سکتا ہے ورنہ ماننا پڑیگا کہ حضرت موسیٰ و عیسیٰ نبی نہیں تھے۔ پس مسیح موعود کو بھی الہام اور وحی تو ہوئی۔

مسٹر حسن علی۔ آپ کی صداقت کے کوئی اور معیار بتاؤ۔ جن سے دل میں تسلی ہو جائے میرے اعتراضات کا جواب تو آپ دینے میں کامیاب ہوئے۔

صوفی صاحب نے اس کے جواب میں بہت سے معیار بتائے اور آخیر میں کہا۔ دل میں سے دشمنی اور دوستی کے خیالات نکال کر اللہ تعالیٰ سے ہفتہ عشرہ دعا کریں اللہ تعالیٰ حق بتا دیگا اور تمہارے دل میں تسلی اور سکینت آ جائیگی۔

صوفی صاحب کے بتائے ہوئے طریق پر عمل پیرا ہونے پر ان کا سینہ کھل گیا۔ اور خدا نے انہیں حق سمجھا دیا۔ چنانچہ انہوں نے صوفی صاحب کو خط لکھ دیا ہے۔ کہ مجھے بھی اس سلسلے میں داخل کر لیا جائے۔ اور وہ فرائض بجا دیں جو سلسلے کے ایک ممبر کو بجا لانے پڑتے ہیں۔ ان کا جوش تبلیغ اس ایک فقرے سے جو انہوں نے صوفی صاحب کو لکھا ظاہر ہے اور خدا کے فضل سے مجھے یقین ہے۔ کہ وہ دن جلد آنیوالا ہے کہ اس ہمارے چھوٹے جزیرے کے مسلمان اسلام کے پھیلانے کے لئے ہمارے ساتھ شامل ہو جائینگے۔"

---



---